



سوال

کیا سابقہ نبیوں کی شریعتوں کے احکامات ہمارے لیے حجت ہیں؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سابقہ انبیاء و رسل اور قوموں کے واقعات بہت سی حکمتوں کے سبب ذکر کیے ہیں، چند ایک حکمتیں درج ذیل ہیں:

1. ان قصوں اور واقعات سے اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف کو بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والے نیک بندوں کو بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے، اور کفر کرنے والے، فاسق و فاجر لوگوں کو عذاب دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُمْ بِسَحْرِ نِعْمَتِنَا مِنَ عَدُوِّكَ الَّذِي كَفَرَ مِن شُرَكَائِهِ (الزمر: 34-35)

سوائے لوط کے گھر والوں کے، انھیں ہم نے صبح سے کچھ پہلے نجات دی۔ اپنی طرف سے انعام کرتے ہوئے، اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے۔

اور فرمایا:

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْاٰثَرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِمَّا قَدْ وَاظَمْنَا لَكَ وَوَعَدْنَا لَنُفِثَنَّاهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاِذَا غَمَّتْ عَلَيْهِمْ اَلْتَمَسُوْا اَلْحَدِيْثَ اَلْاٰثَرٰى يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ اَمْرٌ رَبّٰى وَتَاٰذُوْهُمْ غَمِيْرٌ تَتَّبِعُ (هود: 101-100)

یہ ان بستیوں کی چند خبریں ہیں جو ہم تجھے بیان کرتے ہیں، ان میں سے کچھ کھڑی ہیں اور کچھ کٹ چکی ہیں۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن انھوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا، پھر ان کے وہ معبودان کے کچھ کام نہ آئے جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے، جب تیرے رب کا حکم آگیا اور انھوں نے ہلاک کرنے کے سوا انھیں کچھ زیادہ نہ دیا۔

2. ان واقعات کے بیان سے نبی ﷺ کو تسلی دینا بھی مقصود ہے کہ سابقہ انبیاء کو بھی ان کی قوموں نے جھٹلایا، اگر آپ کی قوم آپ پر ایمان نہیں لاتی تو آپ کو فکر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن يَكْفُرْ لُوكَ فَهُوَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَجَعَلْتَنَّهُمْ كَانٍ (فاطر: 25-26)

اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو بلاشبہ ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے، ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلوں کے ساتھ اور صحیفوں کے ساتھ اور روشنی کرنے والی کتاب کے ساتھ آئے۔ پھر میں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا جنھوں نے کفر کیا، تو میرا عذاب کیسا تھا؟



3. یہ واقعات ایمان والوں کے لیے ثابت قدمی کا باعث ہیں اور کفر کرنے والوں کے لیے تحذیر ہیں کہ وہ اپنے کفر سے باز آجائیں، ورنہ ان کا بھی حال سابقہ کافروں کی طرح ہوگا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَأَنذَرْنَا مَنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوا بِآيَاتِنَا فَانقَضْنَا مِنَ الَّذِينَ أَنْجَمُوا وَكَانَ هَٰذَا عَٰلَمًا لِّمَنْ لَّعَنَّا لَمَّا كَانُوا كَافِرِينَ (الروم: 47)

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس واضح دلیلیں لے کر آئے، پھر ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے جرم کیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہی تھا۔

اور فرمایا :

أَقْلَمَ لِسِيرِ وَافِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُ وَكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَبَرَأَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ أَمْثَلًا (محمد: 10)

تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ اللہ نے ان پر تباہی ڈال دی اور ان کافروں کے لیے بھی اسی جیسی (سزائیں) ہیں۔
4. ان واقعات سے رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا بھی اثبات ہوتا ہے کیونکہ یہ غیب کی خبریں ہیں اور غیب کی خبر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أَلَمْ يَأْتِئْتُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَهُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَنقَضْنَا مِنَ الَّذِينَ أَنْجَمُوا وَكَانَ هَٰذَا عَٰلَمًا لِّمَنْ لَّعَنَّا لَمَّا كَانُوا كَافِرِينَ (الروم: 9)

کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے، نوح کی قوم کی (خبر) اور عاد اور ثمود کی اور ان کی جو ان کے بعد تھے، جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کے رسول ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مومنوں میں لوٹلیے اور انہوں نے کہا بے شک ہم اسے نہیں ملتے جو تم دے کر بھیجے گئے ہو اور بے شک ہم تو اس چیز کے بارے میں جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو، ایک بے چین رکھنے والے شک میں مبتلا ہیں۔

اور فرمایا :

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (هود: 49)

یہ غیب کی خبروں سے ہے جنہیں ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں، اس سے پہلے نہ تو انہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم، پس صبر کر، بے شک لہذا انجام مستحق لوگوں کے لیے ہے۔

قرآن مجید یا احادیث مبارکہ میں مذکور سابقہ نبیوں کی شریعتوں کے احکامات کو تین طرح تقسیم کیا جاتا ہے :

پہلی قسم :

سابقہ شریعتوں کے وہ احکامات جو ہماری شریعت کے خلاف ہیں وہ بلاشبہ ہمارے لیے حجت نہیں ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :



وَعَلَى الَّذِينَ بَادُوا حَرَمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالنَّعَمِ حَرَمْنَا عَلَيْهِمْ شُوْهُمَهَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِحَبِيبِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (الأنعام: 146)

اور ان لوگوں پر جو یہودی بن گئے، ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور گائیوں اور بھینٹ بھینٹوں میں سے ہم نے ان پر دونوں کی چربیاں حرام کر دیں، سوائے اس کے جو ان کی پشٹیں یا انتڑیاں اٹھائے ہوئے ہوں، یا جو کسی ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ یہ ہم نے انھیں ان کی سرکشی کی جزادی اور بلاشبہ ہم یقیناً سچے ہیں۔

دوسری قسم:

سابقہ شریعتوں کے وہ احکامات جو ہماری شریعت میں بھی ہے، وہ ہمارے لیے حجت ہیں، لیکن ان کی دلیل ہماری شریعت میں موجود نص ہوگی نہ کہ سابقہ نبیوں کی شریعتیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (183)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے، جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

مندرجہ بالا آیت اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ سابقہ شریعتوں میں بھی فرض تھا، پھر ہماری شریعت میں بھی اسے فرض کیا گیا۔

5. سابقہ شریعتوں کے وہ احکامات جو قرآن یا سنت میں مذکور ہیں لیکن ہماری شریعت میں اس کے نسخ ہونے یا مشروع ہونے کا ذکر نہیں ہے، اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے لیکن درست بات یہی ہے کہ وہ ہمارے لیے حجت ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُو اللَّهَ فَبُذِلُوا خُفْيَةً (الأنعام 90)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی، سو تو ان کی ہدایت کی پیروی کر۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سابقہ نبیوں کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے، جس بات کا حکم رسول کو ہے وہی حکم اس کی امت کے لیے بھی ہے، یعنی نبی ﷺ کی امت کو بھی سابقہ نبیوں کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔

اور فرمایا:

كُنْمُ أَذْيَتَنَا إِنِّي أَنَا شَيْخٌ لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ حَقِيقًا (النحل: 123)

پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ ابراہیم کی ملت کی پیروی کر، جو ایک اللہ کی طرف ہو جانے والا تھا اور مشرکوں سے نہ تھا۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو ابراہیم علیہ السلام کی ملت یعنی اس کے دین اور شریعت کی پیروی کا حکم دیا۔

اور فرمایا:

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا (الشوری: 13)



اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کا تاکید حکم اس نے نوح کو دیا۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے وہ مشروع کیا جو نوح علیہ السلام کے لیے مشروع کیا تھا، لہذا نوح علیہ السلام کی شریعت ہمارے لیے بھی شریعت ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی